السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص وجیہ الدین وفات پاگیا جس نے اپنے پیچھے وارث چھوڑے دو بیٹے رب رکھا اور سائیں رکھا، ایک بیٹی حور چھ پوتے اور چھ پوتیاں بتائیں کہ شریعت محمدی کے مطابق ہر ایک وارث کو کتنا حصہ ملے گا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

معلوم ہونا چاہیے کہ سب سے پہلے مرحوم

وجیہ الدین کی ملکیت میں سے اس کے کفن دفن کا خرچہ نکالا جائے پھر اگر مرحوم پر قرض ہو تو اسے ادا کیا جائے پھر اگر جائز وصیت کی تھی تو مکمل جائیداد کے ثلث (تیسرے) حصے تک سے ادا کی جائے اس کے بعد باقی ملکیت متحرک غیر متحرک کو ایک روپیہ قرار دے کر ورثاء میں اس طرح سے تقسیم ہوگی۔

مرحوم وجیہ الدین ملکیت 1 روپیہ

وارث	پائیاں	آنے
بیٹا رب رکھا	04	06
بیٹا سائیں رکھا	04	06
بیٹی حور	02	03
چھ پوتے	محروم	
چھ پوتیاں	محروم	

باقی 2 پائیاں بچ گئیں ان کے پانچ حصے کر کے ہر بیٹے کو دو حصے اور بیٹی کو ایک حصہ دیا جائے گا۔

جدید اعشاریہ فیصد طریقہ تقسیم

کل ملکیت 100

2 بیٹے عصبہ 80 فی کس 40

1 بیٹی عصبہ 20 6 پوتے محروم 6 پوتیاں محروم

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 663

محدث فتویٰ